

## 6793-بچے کی بیماری کی بنا پر ڈاکٹر نے ختنہ دیر سے کرانے کی ہدایت کی ہے

سوال

میرا بیٹا صرف چار ماہ کا ہے، جب ساڑھے سات ماہ کا تھا تو اس کے دل کی سر جی کی گئی تھی، ابھی تک ہم نے اس کا ختنہ نہیں کروایا، کیونکہ ڈاکٹروں نے بتایا تھا کہ ختنہ کرنا اس کی زندگی پر اثر انداز ہو سکتا ہے، اب ایک اور مشکل درپیش ہے کہ اس کے خصیتیں عمنو تعالیٰ کے اعتبار سے کافی چھوٹے ہیں، اس کے بارہ میں ہم نے سپائلٹ ڈاکٹر سے مشورہ کیا تو اس نے کہا ہے کہ نو ماہ کی عمر تک انتظار کریں، کیا ہمارے لیے انتظار کرنا جائز ہے؟

پسندیدہ جواب

فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنا سنت ہے، امام بخاری رحمہ اللہ نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان کیا ہے کہ:

"جب نماز فجر کی اذان سے موذن خاموش ہو جاتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر سے قبل اور فجر ظاہر ہو جانے کے بعد اٹھ کر بلکی سی دور کعت ادا کرتے اور پھر اپنی دامیں جانب لیٹ جاتے حتیٰ کہ موذن اقامت کے لیے آتا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (626).

اور امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس بھی مکمل روایت بیان کی ہے جس کے الفاظ یہ ہے:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء جسے لوگ عنتمہ کہتے ہیں سے لیکر فجر تک گیارہ رکعت ادا کرتے تھے، ہر دور کعت کے بعد سلام پھیرتے اور ایک رکعت کے ساتھ وتر پڑھتے، اور جب نماز فجر کی اذان سے موذن خاموش ہو جاتا اور فجر ظاہر ہو جاتی اور موذن آجاتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بلکی سی دور کعت ادا کرتے اور اپنی دامیں کروٹ پر لیٹ جاتے حتیٰ کہ موذن اقامت کے لیے آتا"

صحیح مسلم حدیث نمبر (736).

اور بعض روایات میں فجر کی اذان سے قبل لیٹنا وارد ہے، امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ مسلم کی شرح میں کہتے ہیں:

"صحیح اور صواب یہ ہے کہ فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنا جائے، کیونکہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب تم میں کوئی فجر کی دور کعت ادا کرے تو وہ اپنی دامیں کروٹ پر لیٹے"

اسے ابو داؤد اور ترمذی نے صحیح منہ کے ساتھ روایت کیا ہے، جو کہ بخاری اور مسلم کی شرط پر ہے.

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے، امدادیہ حدیث صحیح اور لیٹنے کے معاملہ میں بالکل صریح اور واضح ہے.

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پہلے اور بعد میں لیٹنے والی حدیث اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی پہلے لیٹنے والی حدیث اس کی خلاف نہیں، کیونکہ پہلے لیٹنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ بعد نہ لیٹا جائے، اور ہو سکتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اوقات بعد میں لیٹنا ترک اس لیے کیا ہو کہ نہ لیٹنا بھی جائز ہے، لیکن یہ اس وقت ہے جب تک ثابت ہو، اور یہ ثابت نہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے اور بعد میں لیٹا کرتے تھے۔

اور جب بعد میں لیٹنے کے حکم والی حدیث صحیح ہوا اور اس کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل والی روایات اس امر کے موافق ہیں تو پھر یہ متعین ہو جاتا ہے کہ بعد میں لیٹا جائے، اور جب احادیث کے مابین جمع کرنا ممکن ہو تو پھر کسی ایک حدیث کو رد کرنا جائز نہیں، اور دونوں میں سے کسی ایک طریقہ سے ممکن ہے جن کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے، ایک طریقہ تو یہ ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے اور بعد میں لیٹئے ہیں۔

اور دوسرا یہ ہے: بعض اوقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں لیٹنا ترک کیا ہے تاکہ اس کا جواز ثابت ہو جائے۔ واللہ اعلم۔ انتہی

حافظ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

بعض سلف رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ گھر میں لیٹنا جائز ہے، مسجد میں نہیں، یہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا گیا ہے، اور ہمارے بعض مشائخ نے اسے اس طرح تقویت دی ہے کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہیں کہ انہوں نے یہ فعل مسجد میں کیا ہوا، اور مسجد میں جو شخص ایسا کرتا ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کنتری مارتا تھے۔

اسے ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ اہ

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ نے لیٹنے کے حکم کے متعلق علماء کرام کا اختلاف ذکر کرنے کے بعد کہا ہے:

صحیح وہ ہے جو شیعہ الاسلام نے کہا ہے کہ جب انسان تجد کی بنا پر تھکا ہوا ہو تو وہ اپنی دلیں کروٹ پر لیٹ کر کچھ دیر آرام کر لے، یہ اس شرط پر ہے کہ اگر اس پر نیند کے غالب ہونے کا خدشہ نہ ہو، تاکہ نمازنہ رہ جائے، اور اگر یہ خدشہ ہو تو پھر وہ نہ سوتے۔ اہ

ویکھیں: شرح ریاض الصالحین (3/287)۔

اس لیٹنے میں حکمت یہ ہے کہ رات کے قیام کی تھکاوٹ سے آرام کیا جاسکے، تاکہ وہ نماز فخر کے لیے نشیط ہو جائے، اور اس بنا پر بعض لوگ جو ایک منٹ سے بھی کم وقت لیٹتے ہیں جیسا کہ سوال میں وارد ہے ایسا کرنے سے مقصد حاصل نہیں ہوتا، پھر یہ تو خلاف سنت ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو نماز کی اقامت کے لیے موزون کے آنے تک لیٹئے رہتے تھے۔

واللہ اعلم۔